السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

وہ امور جو اسلام کے منافی ہیں

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

وہ امور جو اسلام کے منافی ہیں

الحمد للہ وحدہ 'الصلاة والسلام علی من لا نبی بعدہ 'وعلی آلہ وصحبہ_ اما بعد:

مسلمان بھائی! اس حقیقت کو خوب جان لیجئے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے سب بندوں پر یہ لازم قرار دیا ہے کہ وہ دائرۂ اسلام میں داخل ہوں، اسے مضبوطی سے تھام لیں اور ہر اس چیز سے اجتناب کریں جو اسلام کے مخالف ہو۔ اسی بات کی دعوت کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی حضرت محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا اور اللہ عزوجل نے ہمیں یہ بتایا کہ جو شخص آپ ﷺ کی پیروی کرے گا، وہ ہدایت یافتہ ہوگا اور جو روگردانی کرے گا، وہ گمراہ ہو جائے گا۔ بہت سی آیات کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے اسباب ارتداد اور شرک وکفر کی تمام اقسام کے اختیار کرنے سے بھی منع فرمایا ہے۔ علماء کرامؒ نے اپنی کتابوں کے ''باب حکم المرتد'' میں ذکر فرمایا ہے کہ اسلام کے منافی بہت سی باتیں ایسی ہیں جنہیں اختیار کرنے سے ایک مسلمان مرتد ہو جاتا ہت، اس کا خون اور مال حلال ہو جاتا اور وہ دائرۂ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے، ان میں سے زیادہ خطرناک اور کثرت سے وقوع پذیر ہونے والی دس باتیں ہیں جنہیں شیخ امام محمد بن عبد الوہاب اور دیگر اہل علم۔۔۔ رحمھم اللہ جمعیا۔۔۔ نے ذکر فرمایا ہے۔ ذیل میں اختصار کے ساتھ ہم انہی باتوں کو ذکر کریں گے تاکہ آپ بھی ان سے بچیں اور دوسروں کو بھی ان سے بچائیں۔ مختصر سی وضاحت کے ساتھ ان باتوں کو اس امید پر بیان کیا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ان سے محفوظ رکھے اور عافیت عطا فرمائے۔

(۱) اسلام کے منافی ان دس باتوں میں سرفہرست اللہ تعالیٰ کی عبادت میں شرک کرنا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ اللَّہَ لَا یَغْفِرُ اَن یُشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُونَ ذٰلِکَ لِمَن یَشَاءُ (النساء۴/۱۱۶)

''بے شک اللہ تعالیٰ اس گناہ کو نہیں بخشے گا کہ کسی کو اس کا شریک ٹھہرایا جائے، اس کے سوا (اور گناہ) جس کو چاہے گا، بخش دے گا۔''

نیز فرمایا:

اِنَّہٗ مَن یُشْرِکْ بِاللَّہِ فَقَدْ حَرَّمَ اللَّہُ عَلَیْہِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰہُ النَّارُ (المائدة۵/۷۲)

''یقین مانو کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ (کسی کو بھی) شریک کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے اس پر جنت (بہشت) حرام کر دی ہے اور اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔''

مُردوں کو پکارنا، ان سے فریاد کرنا، اوران کی نذر ماننا اوران کے نام پر جانوروں کو ذبح کرنا بھی شرک ہے۔

(۲) جو شخص اپنے اور اللہ کے درمیان وسیلے بنالے اوران وسیلوں کو پکارے، ان سے سوال کرے کہ وہ اس کی سفارش کریں اوران پر توکل کرے تو اس پر اجماع ہے کہ یہ شخص بھی کافر ہے۔

(۳) جو شخص مشرکوں کو کافر نہ سمجھے یا ان کے کفر میں شک کرے یا ان کے مذہب کو صحیح مانے تو وہ بھی کافر ہے۔

(۴) جو شخص یہ عقیدہ رکھے کہ نبی کریم ﷺ کے علاوہ کسی اور کی سنت وسیرت زیادہ کامل نمونہ ہے، یا آپؐ کے علاوہ کسی اور کا حکم زیادہ اچھا ہے جس طرح کئی لوگ طاغوتوں کے حکم کو آپؐ کے حکم پر ترجیح دیتے ہیں، تو یہ بھی کافر ہے۔

(۵) جو شخص دین کے کسی ایسے حکم کو ناپسند کرے جسے رسول اللہ ﷺ لے کر دنیا میں تشریف لائے۔۔۔ خواہ اس کے مطابق عمل بھی کرلے۔۔۔ تو وہ بھی کافر ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ذٰلِکَ بِاَنَّھُمْ کَرِھُوا مَا اَنزَلَ اللَّہُ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَھُمْ (محمد۴۷/۹)

''یہ اس لئے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ چیز (دین اسلام) کو ناپسند کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال ضائع کر دیئے۔''

(٦) جو شخص رسول اللہ ﷺ کے لائے ہوئے دین کے کسی حکم کا یا ثواب وعذاب کا مذاق اڑائے، وہ بھی کافر ہے، اللہ تعالی کا یہ فرمان اس کی دلیل ہے :

قُلْ أَبِاللَّهِ وَآيَاتِهِ وَرَسُولِهِ كُنتُمْ تَسْتَهْزِئُونَ ٦٥ لَا تَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُم بَعْدَ إِيمَانِكُمْ (التوبہ٦٥/٩-٦٦)

"کہہ دیجئے کیا تم اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے ہنسی کرتے تھے، بہانے مت بناو یقینا تم ایمان لانے کے بعد کافر ہوچکے ہو۔"

(٧) محبت یا نفرت پیدا کرنے کے لئے جادو کا استعمال بھی اسی قبیل سے ہے۔ جو شخص جادو کرے یا اس پر راضی ہو، وہ کافر ہے اور اس کی دلیل حسب ذیل ارشاد باری تعالی ہے : وَمَا يُعَلِّمَانِ مِنْ أَحَدٍ حَتَّىٰ يَقُولَا إِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ (البقرة٢/١٠٢)

''اور وہ دونوں کسی کو کچھ نہیں سکھاتے تھے جب تک یہ نہ کہہ دیتے کہ ہم تو (ذریعہ) آزمائش ہیں، تم کفر میں نہ کر۔''

(٨) مشرکوں کو غالب کرنا اور مسلمانوں کے مقابلہ میں ان کی مدد کرنا بھی کفر ہے اور اس کی دلیل حسب ذیل ارشاد باری تعالی ہے :

وَمَن يَتَوَلَّهُم مِّنكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ (المائدہ ٥/٥١)

اور جو شخص تم میں سے ان کو دوست بنائے گا وہ بھی انہی میں سے ہوگا، بے شک''

''اللہ تعالی ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔

(٩) جو شخص یہ عقیدہ رکھے کہ بعض لوگوں کے لئے یہ جائز ہے کہ وہ حضرت محمد ﷺ کی شریعت سے مستثنی ہوں تو یہ بھی کفر ہے کہ ارشاد باری تعالی ہے :

وَمَن يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَن يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ (آل عمران٨٥/٣)

''اور جو شخص اسلام کے سوا کسی اور دین کا متلاشی ہو وہ اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا اور ایسا شخص آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا۔''

(١٠) اللہ تعالی کے دین سے روگردانی کرنا، نہ اسے سیکھنا اور نہ اس کے مطابق عمل کرنا، یہ بھی کفر ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے :

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّن ذُكِّرَ بِآيَاتِ رَبِّهِ ثُمَّ أَعْرَضَ عَنْهَا إِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِينَ مُنتَقِمُونَ (السجدة٣٢/٢٢)

''اور اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہے جس کو اس کے پروردگار کی آیتوں سے نصیحت کی جائے تو وہ ان سے منہ پھیر لے۔ ہم گناہ گاروں سے ضرور بدلہ لینے والے ہیں''

اس اعتبار سے کوئی فرق نہیں کہ اسلام کے منافی ان امور کا ازراہ مذاق ارتکاب کرتا ہے یا سنجیدگی سے یا ڈر اور خوف کی وجہ سے، ہاں البتہ وہ شخص ضرور مستثنی ہے جسے مجبور کر دیا گیا ہو۔ یہ تمام جرائم بہت خطرناک بھی ہیں اور بکثرت وقوع پذیر ہونے والے بھی، لہذا ایک مسلمان کو چاہئے کہ وہ ان سے اجتناب کرے اور ڈرتا رہے کہ وہ کہیں ان کا ارتکاب نہ کر بیٹھے۔ ہم اللہ تعالی سے پناہ مانگتے ہیں ایسے امور سے جو اس کے غضب وعقاب کو واجب کو دینے والے ہوں۔ امام محمد بن عبدالوہاب کی بات یہاں ختم ہوئی۔

وصلی اللہ علی عبدہ ورسولہ محمد وآلہ وصحبہ

ان میں چوتھے نمبر میں یہ بات بھی داخل ہے کہ جو شخص یہ اعتقاد رکھے کہ وہ نظام اور قوانین جو لوگوں کے وضع کردہ ہیں، وہ اسلامی شریعت سے افضل ہیں، یا اس کے مساوی ہیں یا انہیں نافذ کرنا بھی جائز ہے تو وہ بھی کافر ہے جو خواہ یہ عقیدہ رکھے کہ اسلامی شریعت ہے تو افضل لیکن اس بیسویں صدی میں اس کا نفاذ ممکن نہیں ہے یا یہ کہنا کہ اسلامی شریعت پر عمل مسلمانوں کی پسماندگی کا سبب ہے یا یہ کہنا کہ شریعت کا تعلق صرف ان امور سے ہے جو بندے اور اس کے رب کے مابین ہیں اور زندگی کے دیگر امور ومعاملات سے اس کا کوئی تعلق نہیں، وہ بھی کافر ہے نیز اس میں یہ کہنا بھی شامل ہے کہ اللہ تعالی نے جو یہ حکم دیا ہے کہ چور کا ہاتھ کاٹ دیا جائے اور شادی شدہ زانی کو سنگسار کر دیا جائے تو یہ سزائیں عصر حاضر میں مناسب نہیں، یا یہ عقیدہ رکھنا کہ معاملات اور حدود میں اللہ تعالی کی شریعت کے حکم کے بغیر بھی فیصلہ کرنا جائز ہے خواہ اس حکم کو حکم شریعت سے افضل نہ بھی سمجھے تو بھی وہ کافر ہے کیونکہ اس طرح اس نے ان امور کو حلال ٹھہرالیا جن کے بارے میں اجماع ہے کہ اللہ تعالی نے انہیں حرام قرار دیا ہوا ہے اور ہر وہ شخص جو ان امور کو حلال قرار دے جن کو اللہ تعالی نے حرام قرار دیا ہے مثلا زنا، شراب، سود اور اللہ تعالی کی شریعت کے بغیر کسی اور قانون کے مطابق فیصلہ کرنا تو اس پر تمام مسلمانوں کا اجماع ہے کہ وہ یقینی کافر ہے۔

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو یہ توفیق دے کہ ہم اس کی مرضی کے مطابق عمل کریں نیز ہمیں اور تمام مسلمانوں کو صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

انہ سمیع قریب' وصلی اللہ علی نبینا محمد وآلہ وصحبہ

فتاوی مکیہ